قسط نمبر ۵

فہرست مخطوطات

ادارہ تحقیقات اسلامی کا کتب خانہ

قاضی محمد اشرف، لائبریری آفیسر، کمانڈ اینڈ اسٹاف کالج، کوئٹہ

موضوع نیرنجات و کیمیا ☆ واخلہ ۳۷۶۷/۲۱ - رتبۃ الحکیم

حجم ۲۵۴ صفحات تقطیع ۴/۳ ۷ × ۴/۳ ۴ × ۱/۲ ۹ / ۴/۳ ۳ × ۱/۲ ۴ ۱۹ سطری بخط نسخ

مصنف کا پورا نام مسلمۃ ابن احمد بن قاسم بن عبداللہ المجریطی ہے۔ کشف الظنون میں سنہ وفات ۳۹۵ھ درج ہے۔ الاعلام میں سنہ پیدائش ۳۳۸ھ اور سنہ وفات ۳۹۸ھ درج ہے۔

مصنف اندلس کا مشہور و معروف شخص ہے۔ یہ شخص علم نجوم، کیمیا، سیمیا اور زمین پر اجرام سماویہ کے اثرات کا بڑا ماہر سمجھا جاتا تھا۔ کتاب رتبۃ الحکیم فن کیمیا سے تعلق رکھتی ہے۔ مگر بحث نیرنجات پر بھی کی گئی ہے۔

اس کے برعکس غایۃ الحکیم علم السحر، سیمیا و ہیمیا پر مشتمل ہے۔ لیکن اس میں کہیں کہیں علم کیمیا کی باتیں تبلائی گئی ہیں۔ یہ شخص عالم طبیعیات و فلکیات اور فلسفہ کا بھی اچھا خاصا ماہر تھا۔ غایۃ الحکیم ۱۹۲۷ء بمقام ہمبرگ (جرمنی) چھپ چکی ہے۔ اور اسی مطبوعہ نسخہ سے ۱۹۶۷ء میں بغداد میں عکسی طور پر پھر چھاپی گئی ہے۔ رتبۃ الحکیم کے چھپنے کی اطلاع نہیں ہے۔ لیکن بعض لوگوں کا بیان ہے کہ چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں یہ کتاب قاہرہ سے چھپی تھی۔ مگر مطبوعہ نسخہ نایاب ہے۔ [۱]

اس مخطوطہ کا کاغذ دیسی بخط نسخ لکھا ہوا ہے۔ اور سیاہ روشنائی استعمال ہوئی ہے۔ مقام و سنہ اور کاتب کے نام کا ذکر نہیں ہے۔ نسخہ اچھی حالت میں ہے۔ کاتب اچھا پڑھا لکھا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ غلطیاں نہیں ملتی ہیں۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ چودھویں صدی کے اوائل یا تیرھویں

---

[۱] رتبۃ الحکیم مصنف نے غایۃ الحکیم سے پہلے لکھی تھی جیسا کہ غایۃ الحکیم کے مقدمہ سے ظاہر ہے۔ اس کتاب کے بارے میں نہایت ہی تفصیل سے برسٹل کے ڈاکٹر E. J. HOLMYARD نے ISIS جو سائنسی علوم کا ایک رسالہ ہے، کی جلد نمبر ۶ (۱۹۲۴ء) کے ۲۹۲ تا ۳۰۵ صفحات پر مشتمل ایک مضمون لکھا تھا۔ اس مضمون میں کتاب کے مخطوطات کی نشان دہی بھی کی گئی ہے۔ اور مؤلف اور تالیف پر بھی بحث کی گئی ہے۔

صدی کے آخر میں نقل کیا گیا ہے۔

فقہ حنفی ☆ داخلہ ۳۷۶۸/۲۲

خزانۃ الروایات مصنفہ قاضی جگن الحنفی الگجراتی (متوفی ۹۲۰ھ)

حجم ۶۷۸ صفحات تقطیع ۹¾ × ۷ / ۵ × ۳½ ۲۱ سطری۔ بخط نسخ و نستعلیق

یہ کتاب فقہ حنفی کے فروعی مسائل پر ایک مبسوط کتاب ہے۔ جس میں صحیح، غلط اور رطب و یابس سب مواد موجود ہے۔ عموماً فقہائے حنفیہ کے نزدیک اسے بہت زیادہ قابل اعتماد قرار نہیں دیا جاتا ہے۔ اس کتاب کا ذکر کشف الظنون میں ہے۔ لیکن مصنف کے بارے میں زیادہ روشنی نہیں ڈالی ہے۔

نزہتہ الخواطر مصنفہ مولانا عبدالحئی لکھنوی ج ۴ صفحہ ۸۲ (مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۷۴ھ) میں قاضی جگن گجراتی کا مختصر تذکرہ موجود ہے۔ ان کی وفات تقریباً ۹۲۰ھ بتائی گئی ہے۔ مصنف کا وطن کوکن تھا۔

کتاب کی ابتدا اور انتہا پر دو مہریں ہیں۔ دونوں ایک ہی ہیں۔ یہ مہر کسی قاضی سید الطاف حسین حسینی علوی واسطی کی ہے۔ اس مہر کی کھدائی کا سال جو مہر میں نظر آتا ہے، ۱۱۳۳ھ ہے۔ اس سے یہ اندازہ ہوا کہ یہ نسخہ دسویں اور گیارھویں صدی ہجری کے درمیان کا لکھا ہوا ہے۔

یہ نسخہ احمدآباد گجرات کے دیسی کاغذ پر سیاہ روشنائی سے بخط نسخ و نستعلیق لکھا ہوا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ متعدد کاتبوں نے اسے لکھا۔ ایک کاتب کا خط بہت عمدہ ہے۔ عنوان شنجرفی ہیں۔ نسخہ کچھ کرم خوردہ ہے۔

کتاب کی ابتداء ..... الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلمہ البیان ..... سے کی ہے۔ جہاں تک ہمارے علم میں ہے، یہ کتاب چھپی نہیں ہے۔ لیکن اس کے قلمی نسخے ہندوستان و پاکستان سے قسطنطنیہ تک متعدد کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے دو نسخے کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن فقہ حنفیہ ۹۳ و ۱۱۱ پر موجود ہیں۔ ان میں سے ایک نسخہ ۱۱۱۴ھ کا لکھا ہوا ہے۔

مولانا عبدالحئی صاحب فرنگی محلی نے اپنی کتاب النافع الکبیر میں اس کتاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ کتاب اگرچہ بہت بڑی ہے لیکن اس لئے معتبر نہیں ہے کہ اس میں ہر طرح کا رطب و یابس موجود ہے۔

یہ نسخہ کتب خانہ ہذا کو مرحوم سیٹھ عبداللطیف باوانی نے بطور عطیہ دیا تھا۔

فقہ حنفی ☆ داخلہ ۳۷۶۹/۲۳

(کتاب الفقہ الحنفی مصنف نامعلوم)

حجم ۷۴۷ صفحات تقطیع $\frac{۹\frac{۳}{۴} \times ۵\frac{۳}{۴}}{۷\frac{۱}{۲} \times ۳\frac{۱}{۲}}$ ۲۹ سطری - بخط نسخ عمدہ

فقہ کی یہ کتاب کتاب البیوع سے شروع ہوتی ہے اور کتاب الحیل تک چلی جاتی ہے۔ اس کی ابتدائی جلد موجود نہیں ہے۔ اس لئے یقینی طور پر یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ کس کتاب کی جلد ہے بظاہر اس کے مختلف مقامات سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں کسی ایسے فقیہہ کا ذکر نہیں ہے جس نے عمر ابن عبدالعزیز الصدر الشہید ۵۳۶ھ کے بعد وفات پائی ہو۔ اس لئے یہ ممکن ہے کہ یہ کتاب ساتویں صدی کے مشہور و معروف حنفی فقیہہ ابوالفتاح زین الدین عبدالرحیم ابن ابی بکر عماد الدین جن کی وفات ۶۸۱ھ کے بعد کہیں سمرقند میں ہوئی۔ ان کی مشہور تصنیف الفصول العمادیہ کی جلد ثانی نہ ہو۔ لیکن اس سلسلہ میں یہ ضروری ہے کہ اس میں کہیں وہ برھان الدین المرغینانی صاحب ہدایہ کا ذکر جدی یا اپنے چچا فقیہہ نظام الدین کا ذکر عمی کے ساتھ کریں۔ ایسا کوئی ذکر اس میں نہیں دکھائی دیتا۔ اس لئے یقین سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ مخطوط الفصول العمادیہ کا دوسرا حصہ ہے۔ الفصول العمادیہ کا کوئی نسخہ اس وقت سامنے نہیں کہ مقابلہ کر کے دیکھا جاسکے۔

کتاب کی ابتدائی عبارت یہ ہے :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کتاب البیوع قال رضی اللہ عنہ ھذا الکتاب مشتمل علی عشر فصول الفصل الاول فیما ینعقد بہ البیع و ....

آخر کی عبارت یہ ہے :-

ھو یحنث المشیع لہ واللہ تعالیٰ اعلم والحمد للہ رب العالمین والصّلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔

یہ مخطوط کالی کٹ کے مسحوق کاغذ پر خوشخط نسخ میں لکھا ہوا ہے۔ ابتدا کے صفحات شائد ضائع ہوگئے جو کہ بعد میں کسی شخص نے پیلے کاغذ پر لکھ کر شامل کر دیئے ہیں۔ یہ ابتدائی ۳۹ صفحات ہیں۔ یہ جو نیا لکھا ہوا ہے اس کا زمانہ بارھویں صدی ہجری کے بعد تک کا ہوسکتا ہے۔ اصل اس سے سو پچاس برس پہلے کا معلوم ہوتا ہے۔

کتاب کی ابتدا میں ایک تملیک ہے اس کی عبارت یہ ہے :-

تملکہ الفقیر علی ربہ القدیر مصطفی بن المرحوم محمد لبساطی المدنی عفی اللہ عنھما والمسلمین آمین ۱۲۷۸ھ

(مسلسل)